سوال

میری ایک برس قبل شادی ہوئی اور میری اور بیوی کی زندگی اچھی گزر رہی تھی، میں بیوی کو جو بھی ضرورت ہوتی فراہم کرتا رہا ہوں، لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کے گھر والے خاص کر میری ساس مجھے نہیں چاہتی اور میری زندگی خراب کرنا چاہتی ہے حتی کہ میری بیوی یعنی اپنی بیٹی پر بھی اثرانداز ہوئی ہے اور اس نے ہماری ازدواجی زندگی اجیرن کر دی ہے میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں اور اسے طلاق نہیں دینا چاہتا، ایک دن افطاری کے بعد سسرال میں میرے سسر صاحب نے میرے ساتھ میری بیوی کو اپنے گھر آنے سے روک دیا اور اس کا کوئی سبب بھی نہ تھا، میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے بیوی کو کبھی کوئی تکلیف نہیں دی، اور نہ ہی اس کے حقوق کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی اور کمی کی ہے، میں تو اسے کھانا بھی پکانے نہیں دیتا کہ کہیں کو تھک نہ جائے، جو بھی وہ چاہتی ہے میں اسے لا کر دیتا رہا ہوں لیکن اس کی ماں کا اس پر بہت زیادہ اثر ہے؛ اس لیے کہ وہ ان کی اکیلی بیٹی ہے، اور اب میرے سسر نے خلع کا مطالبہ کر دیا ہے، لیکن میں بیوی کو رکھنا چاہتا ہوں، اور سسر نے مجھے بیوی سے بات کرنے سے بھی منع کر دیا ہے، اور نہ ہی اس سے ملنے دیتا ہے، اب تقریبا ایک ماہ ہو گیا ہے میں نے اس سے کوئی بات تک نہیں کی اور اگر وہ بغیر کسی شرعی سبب کے خلع کا مطالبہ کرتی ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ میں نے پچاس ہزار ریال مہر ادا کیا اور شادی کی تقریب پر ساٹھ ہزار ریال خرچ ہوا ہے، اور اس کے علاوہ اس کو جو تحفہ اور ہدیہ جات دیے ہیں وہ بھی ہیں، اور میں نے فلیٹ کا کرایہ تیس ہزار ادا کیا ہے، اور میں زیر تعلیم بھی ہوں، سسرال والوں کو یہ سب علم ہے تو کیا مجھے حق ہے کہ میں قاضی کے حکم سے یہ سب اخراجات کا ان سے مطالبہ کروں؟ اور کیا میں یہ دعوی دائر کر سکتا ہوں کہ بیوی نے مجھے بغیر کسی سبب کے چھوڑ دیا ہے، یا پھر اس کے والد پر دعوی دائر کروں اس نے بغیر کسی سبب کے مجھ سے شرعی حق کو روکا ہے؟ اللہ کی قسم میں تو اپنی بیوی کی سوچ رکھتا ہوں، اور اس کی ماں کی وجہ سے جو محبت تھی وہ زائل ہو چکی ہے، اور میں کسی اور عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں تا کہ میری زندگی میں استقرار پیدا ہو، بیوی سے محبت کی بنا پر میں نفسیاتی مریض بن چکا ہوں مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟

جواب

الحمد للہ

بیوی کا ذہن خاوند کے بارہ میں خراب کرنا اور بیوی میں خرابی پیدا کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور اور بیوی کے خاندان والوں کے لیے یہ بہت ہی برا اور قبیح عمل ہے کہ وہ اس شیطانی فعل کو سرانجام دیتے ہوئے خاوند اور بیوی میں خرابی پیدا کریں، اور پھر یہ تو جادوگروں کے عمل میں شمار ہوتا ہے جو کہ ابلیس کے لشکر میں سب سے بڑا عمل سمجھا جاتا ہے، اور شیطان اس سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے

اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

تو وہ ان دونوں سے وہ (جادو) سیکھتے ہیں جو خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے البقرۃ (102).

اور حدیث شریف میں ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے عورت کو اس کے خاوند پر خراب کیا وہ ہم میں سے نہیں"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2175) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح ابوداود میں صحیح قرار دیا ہے

خبّب : خاء کے بعد باء پر شد ہے جس کا معنی دھوکہ میں رکھنا اور خراب کرنا ہے

اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ابلیس اپنا تخت پانی پر لگاتا ہے اور پھر اپنے لشکر اور پارٹیاں روانہ کرتا ہے ، اور ان میں سے سب سے زیادہ قرب والا وہ ہے جو سب سے زیادہ فساد کرنے والا ہو ، ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے میں نے یہ کام کیا ، تو ابلیس کہتا ہے تم نے کچھ نہیں کیا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھر ان میں ایک آ کر کہتا میں اس کے ساتھ لگا رہا حتی کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو ابلیس اس کے قریب ہوتا ہے اور اسے کہتا ہے ہاں تو نے کام کیا ہے"

اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں : "تو وہ اس سے معانقہ کرتا اور اپنے ساتھ لگاتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2813).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"چنانچہ آدمی اور اس کی بیوی کے مابین علیحدگی کرانے کی کوشش کرنا اور خرابی پیدا کرنا بہت سخت اور شدید گناہ شمار ہوتا ہے ، اور یہ جادوگروں کے عمل میں سے ہے جو کہ شیطانوں کے عظیم افعال میں شمار ہوتا ہے"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (363/23).

اور شیخ صالح الفوزان کہتے ہیں :

ایسے شخص کے متعلق بہت شدید وعید آئی ہے جو بیوی کو اس کے خاوند کے لیے خراب کرے اور ان میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہو ، حدیث میں آیا ہے :

"جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے لیے خراب کرتا ہے وہ ملعون ہے"

اس کا معنی یہ ہے کہ : وہ بیوی کے اخلاق میں فساد پیدا کر کر کے میاں اور بیوی میں نفرت اور خرابی کا باعث بنتا ہے

بیوی کے گھر والوں پر واجب ہے کہ وہ خاوند اور بیوی کی اصلاح کرنے کی حرص کریں ؛ کیونکہ اس عورت کی مصلحت اسی میں ہے اور ان کی بھی مصلحت کا باعث ہے

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (248/3-249).

چنانچہ بیوی کے خاندان والوں پر واجب و ضروری ہے کہ وہ اللہ عزوجل کا تقوی اختیار کریں ، اور وہ جان لیں کہ انہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے ، اس لیے انہوں نے جو خرابی پیدا کی ہے اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے ، اور وہ بیوی (یعنی اپنی بیٹی) کو اس کے خاوند کے پاس واپس بھیج دیں ، اسی میں ان کی بھی اور ان کی بیٹی کی بھی مصلحت ہے

اسی طرح بیوی کو بھی اللہ کا تقوی اختیار کرنا چاہیے جو کہ اس کا پروردگار بھی ہے ، اور وہ کسی ایسے شخص کی طرف التفات مت کرے جو اس کے گھر کو اجاڑنا چاہتا ہو اور ان کے درمیان خرابی و فساد پیدا کرنے کی کوشش کرے ، دیکھیں خاوند تو اس کا خاوند تو اس سے محبت کا اعلان کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اس سے کوئی ایسی چیز صادر نہیں ہوئی جو اس سے علیحدہ ہونے کا باعث بنی ہو

اس لیے بیوی کے سامنے توبہ کے علاوہ کوئی راستہ نہیں اور اسے اپنے خاوند سے معافی طلب کرنی چاہیے ، اور اپنے ازدواجی گھر میں واپس آ جانا چاہیے ، یہ ایک ایسی نعمت ہے جس سے دنیا میں لاکھوں عورتیں محروم رہتی ہیں ، اس لیے اسے کسی بھی قیمت پر بد نصیبی و بدبختی نہیں خریدنی چاہیے ، حالانکہ اس کی سعادت و خوشبختی کے لیے خاوند نے کتنا مال بختی کے لیے کتنا مال بھی خرچ کیا ہے

اور بیوی کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو عورت بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس کے لیے حدیث شریف میں بہت شدید قسم کی وعید آئی ہے ، اور وہ اس طلاق کی شدت ہے :

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو عورت بھی بغیر کسی سبب کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت کا خاوند سے طلاق طلب کرنے کی جتنی احادیث میں وعید آئی ہے وہ سب اس پر محمول ہے کہ جب اس طلاق طلب کرنے کا کوئی سبب نہ ہو تو پھر یہ وعید ہے "

دیکھیں : فتح الباری (9/402).

چنانچہ اگر خاوند میں ایسے عیب ہوں جو طلاق طلب کرنے کا باعث ہوں ، اور وہ اپنی شادی پر صبر کرنے کی قدرت نہیں رکھتی تو پھر اس حالت میں اس کے طلاق طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں ، اور اگر اس کا خاوند طلاق دینے پر راضی نہ ہو تو اسے خلع طلب کرنے کا حق حاصل ہے ، اور وہ اپنے آپ کو اس سے چھڑانے کے لیے جس چیز کا مطالبہ کرے اسے ادا کرنا چاہیے

دوم :

ہم آخر میں خاوند سے بھی عرض کریں گے کہ :

اگر تو آپ کی بیوی نے کسی ایسی معصیت و نافرمانی کی بنا پر طلاق طلب کی ہے جو اس نے دیکھی یا کوئی ایسا سلوک دیکھا جس کو وہ برداشت نہیں کر سکی مثلا زدوکوب کرنا اور اس کی اہانت و بے عزتی کرنا اور اسے گالیاں نکالنا وغیرہ تو پھر اس کا طلاق طلب کرنا کوئی گناہ نہیں ، اور اسے پورا مہر لینے کا حق حاصل ہے چاہے وہ ادا کر دیا گیا ہے یا ابھی ادا نہیں کیا گیا

اور اگر وہ بغیر کسی سبب کے طلاق طلب کر رہی ہے جیسا کہ آپ نے اپنے قصہ میں بیان کیا ہے تو پھر وہ گنہگار ہو گی اور آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ اسے طلاق نہ دینے پر اصرار کریں ، اور آپس میں اصلاح کے لیے عقلمند قسم کے افراد کو اس معاملہ میں دخل دینے کی کوشش کریں جو آپ اور اس کے خاندان میں صلح کرانے کی کوشش کریں

اور اگر یہ چیز بھی کوئی فائدہ نہ دے تو آپ اس معاملہ کو یعنی بیوی کا آپ کو چھوڑ کر جانا اور اس کے خاندان والوں کا آپ کے درمیان فساد پیدا کرنے کے معاملہ کو عدالت میں لے جائیں اگر آپ اس کو صحیح خیال کرتے ہوں ، لیکن ہم اس طرح کے عمل کو کرنے کی نصیحت نہیں کرتے

بلکہ ہم تو یہی نصیحت کرینگے کہ اگر سفارش کرنے والوں کی وجہ سے بھی آپ کی صلح نہ ہو سکے تو آپ خلع قبول کر لیں اور آپ اس بیوی اور اس کے خاندان والوں سے مہر اور شادی کے اخراجات کا مطالبہ کریں ، اور اسی طرح اگر آپ کی کوئی اولاد ہے تو اس کا حق پرورش بھی اس بیوی سے واپس لے لیں

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے درمیان صلح کرادے اور آپ کی بیوی کو ایسے عمل کرنے کی توفیق دے جس سے وہ راضی ہوتا ہے اور اسے پسند ہیں، اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع کردے

واللہ اعلم.